حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ کی کلاس

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ زینب مائدہ خان نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ صالحہ اسد نے پیش کیا۔ بعد ازاں انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ ایمن نون نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ شازہ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی:

"لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ"۔

(بخاری۔ جلد اوّل۔ کتاب الایمان)

اس حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ فریحہ شمس نے پیش کیا:

"تم میں سے کوئی سچا مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے والدین، بچوں اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھ سے پیار نہ کرے"۔

اس حدیث کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ فائزہ مقبول نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ سبیکہ احسن نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ ، دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ افشاں کامران نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا:

"مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار اور افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذرّیت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُس وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں"۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 119-118)

اس اقتباس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ ثناء طاہرہ چیمہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ نبیحہ ملک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر انگریزی میں تقریر کی۔

اس کے بعد عزیزہ فریحہ شمس، لائبہ افتخار، زینب مائدہ اور عزیزہ نبیحہ ملک نے ایک گروپ کی صورت میں درج ذیل نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی:

بدرگاہ ذی شانِ خیرالانام
شفیع الوریٰ مرجعِ خاص و عام

بچیوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ناصرات نے سوالات کئے۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور نے کس عمر میں قرآن کریم ختم کیا تھا۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مجھے عمر تو یاد نہیں ہے۔ بچپن میں کر لیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا: بچیاں چھ سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیں تو بڑی اچھی بات ہے۔

☆ **ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ مَیں آگے جا کر کونسا مضمون لوں، کیا لائن اختیار کروں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: پڑھائی میں اچھی ہو تو ڈاکٹر بن جاؤ، ٹیچر بن جاؤ یا زبانیں سیکھو اور ماسٹر کر لو تو ترجمہ کے لئے وقف کر سکتی ہو۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ کونسی عمر میں ناصرات کو حجاب لینا چاہئے؟**

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جب سات سال کی ناصرات ہو جاتی ہو تو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ جب نماز پڑھو گی تو دوپٹہ لے کر پڑھو گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض سات سال عمر کی بچیاں اپنی عمر کے لحاظ سے بڑی لگتی ہیں تو ان کا لباس بھی مناسب ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: چھوٹی عمر میں حجاب لے کر، سکارف لے کر سکول میں جاؤ، وہاں فنکشن ہوتے ہیں ان میں جاؤ اور بغیر شرم کے لوگوں کے سامنے پیش ہو۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ سب سے زیادہ کونسی دعا کرنی چاہئے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ دعا یہ ہے کہ تم نماز پڑھو۔ پانچوں نمازیں پڑھ لو تو یہی تمہاری دعا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ تم یہ دعا کیا کرو کہ خدا تعالیٰ میرا علم بڑھائے۔ پڑھائی میں اچھا کر دے۔ یہ دعا کیا کرو کہ خدا تعالیٰ میرے ماں باپ پر رحم کرے۔ وہ میرا خیال رکھتے ہیں۔ میری پڑھائی میں، میرے کھانے پینے میں، میری ضروریات پوری کرتے ہیں۔ میری بڑی اچھی تربیت کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

☆ **ایک بچی نے Halloween کے حوالہ سے سوال کیا** تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کی ٹریڈیشن (Tradition) ہے جن کا مذہب نہیں تھا۔ جس دن یہ لوگ Halloween مناتے ہیں تو گھروں پر مانگنے آ جاتے ہیں۔ تو اپنی جان چھڑانے کے لئے چاکلیٹ کا ڈبہ دے دو۔ حکمت اسی میں ہے کہ بلاوجہ جھگڑے نہ کئے جائیں لیکن اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ مل کر ایسا کرو۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور روزانہ کتنا قرآن مجید پڑھتے ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بہت زیادہ دوسرے کام کرنے ہوں تو نصف پارہ کی تلاوت کرتا ہوں اور پونا پارہ بھی پڑھ لیتا ہوں اور کبھی زیادہ بھی پڑھ لیتا ہوں۔ بہرحال کاموں میں مصروف ہو جاؤں تو نصف پارہ تو روزانہ پڑھتا ہوں۔

بچی نے بتایا وہ روزانہ قرآن کریم کے چار صفحے پڑھتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ صفحات کے حساب سے نہیں بلکہ رکوع کے حساب سے تلاوت کیا کرو۔ حضور انور نے فرمایا کہ والدین اپنے بچوں، بچیوں کو بتائیں کہ رکوع کیا ہوتا ہے۔ صفحات کی بجائے رکوع کے حساب سے پڑھا کرو۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر ہم لڑکیوں کے سکول میں ہیں تو کیا برقعہ پہننا، حجاب لینا ضروری ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر سکول میں صرف لڑکیاں ہی ہیں تو ضروری نہیں ہے لیکن اگر ٹیچر مرد ہوں تو پھر سکارف لینا، حجاب لینا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب بھی سکول سے باہر نکلو تو پھر سکارف لینا ضروری ہے اور پردہ کا خیال رکھنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ سکول میں تو سکارف نہیں لیا اور جب باہر نکلے تو لے لیا تو یہ ڈبل سٹینڈرڈ ہے۔ لیکن یہ ہرگز ڈبل سٹینڈرڈ نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ شیطان کو کیوں بنایا گیا؟**

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ شیطان کو اس لئے بنایا گیا کہ تم کو پتہ لگے کہ تم نیک ہو یا نہیں۔ اگر برائی ہو تو تب ہی نیکی کا پتہ لگے گا کہ برائی کے مقابل پر یہ نیکی ہے۔

خدا تعالیٰ نے نیکی اور بدی دونوں راستے متعین کر دیئے ہیں اور ساتھ نصیحت بھی کی ہے کہ نیکی کا راستہ اختیار کرو۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ یہ دو راستے ہیں چاہو تو نیکی کا راستہ اختیار کرو۔ اور چاہو تو بدی کا راستہ اپناؤ۔ اور ساتھ بتا دیا کہ بدی کا راستہ اختیار کرو گے تو سزا ملے گی اور نیک راستہ پر چلو گے تو خدا تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ نیک لوگوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور بدی کے راستوں پر چلنے والے شیطان کی اتباع کرتے ہیں۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ہم پاکستانی ڈرامے دیکھ سکتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر گندنہیں ہے تو دیکھ سکتے ہیں۔ پاکستانی ڈرامے تو انڈین ڈراموں سے بھی گندے ہو گئے ہیں اور درمیان میں ایسے اشتہار بھی آ جاتے ہیں جن سے تربیت خراب ہوتی ہے۔ پس ایسا ڈرامہ جو صاف ستھرا ہو اور سبق آموز ہو وہ دیکھ سکتی ہو۔ ایسا ڈرامہ نہ دیکھو جو آپ پر بُرا اثر ڈالے اور تم اپنے ماں باپ کے خلاف ہو جاؤ اور بڑوں کا ادب نہ کرو۔ جو بڑی لڑکیاں ہیں وہ اپنے خاوندوں سے جھگڑے شروع کر دیں۔ پس صرف شریفانہ سبق آموز ڈرامہ دیکھ سکتی ہو۔ اور تمہارے اندر اتنا حوصلہ ہونا چاہئے کہ اگر کوئی نامناسب سین یا اشتہار آ جائے تو چینل بدل دو یا بند کر دو۔

حضور انور نے فرمایا سب سے ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ نماز کا وقت ضائع نہ ہو۔ وقت پر نمازیں ادا کرو۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت ہو اور کوئی دینی کتاب باقاعدہ پڑھو۔ اپنے مطالعہ میں رکھو۔ سارا دن ڈرامے دیکھنا، انٹرنیٹ پر بیٹھے رہنا اور ON Demand چینل پر پروگرام دیکھنا، یہ غلط طریق ہے اور ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی کو بتایا تھا کہ مَیں ایک نبی ہوں اور مَیں احمدی ہوں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسی وقت اپنے نبی ہونے کے بارہ میں لکھا اور بتایا جب خدا تعالیٰ نے آپؑ کو بتایا۔ جب تک خدا نے نہیں بتایا آپ نے نہیں لکھا اور نہ کوئی اعلان فرمایا۔ باقی جہاں تک احمدی نام دیئے جانے کا ذکر ہے اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں: محمدؐ اور احمدؐ۔ اور جماعت کو احمدی نام دینے کا موقع اس طرح پیدا ہوا کہ ہر دس سال بعد مردم شماری ہوتی ہے۔ جب 1901ء میں ہندوستان میں مردم شماری ہوئی تو اس میں یہ بتانے کے لئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے اور آپ کی بیعت میں آنے والے دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر ہوں۔ تو اس وقت آپ نے فرمایا کہ مذہب کے خانہ میں احمدی مسلمان لکھیں۔ چنانچہ اُس وقت سے آپؑ کے متبعین احمدی کہلاتے ہیں۔

ناصرات کی یہ کلاس دوپہر دو بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر حضور نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔